تبسم کے پھول

سبق کا خلاصہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن سے ہی خوش مزاج اور نرم دل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مہربان، بردبار اور خوش اخلاق تھے۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ، بیویوں اور بچوں سمیت سب کے ساتھ محبت اور خلوص سے پیش آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے مسکرا کر ملتے اور کبھی کبھار مزاح بھی فرماتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے۔ زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت ہمارے لیے بہترین مثال نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم مزاج اور اور اعلی اخلاق کے مالک تھے۔ قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے لیے نرم دل ہیں، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مزاج ہوتے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہو جاتے۔

عظیم سپہ سالار

خلاصہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ،اللہ کے رسول ﷺ کے انتہائی جلیل القدر صحابی ہیں اور آپ کا شمار "عشرہ مبشرہ" میں ہوتا ہے، یعنی وہ دس خوش نصیب صحابہ جنہیں دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنادی گئی تھی۔ آپ اسلامی تاریخ کے ایک عظیم جرنیل تھے اور ان دو خوش قسمت صحابہ میں سے ایک ہیں جن کے لیے پیارے نبی ﷺ نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں"۔

آپ نے غزوہ بدر میں غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کیا اور کفار کے لشکر کے ایک سردار "سعید بن العاص" کو قتل کر کے اس کی مشہور تلوار "ذوالکتیفہ" حاصل کی۔ اس کے علاوہ غزوہ احد سے لے کر غزوہ حنین تک تمام جنگوں میں آپ نے اپنی شجاعت اور جاں نثاری کے خوب جوہر دکھائے۔ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق آپ نے طویل عمر پائی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر بھی رہے۔

ایران کی فتح میں آپ کا کلیدی کردار رہا۔ ایران کا مشہور اور طاقتور کمانڈر "رستم" آپ ہی کے مقابلے میں شکست کھا کر مارا گیا اور ایران کی فتح کے بعد اسلامی لشکر نے آپ کی قیادت میں عراق کو بھی فتح کیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں آپ نے مدینہ منورہ سے دس میل دور "عقیق" کے مقام پر اپنے لیے ایک گھر تعمیر کرایا، جہاں آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی اور وہیں سن 55 ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے پاک بحریہ نے اپنی پہلی دیسی ساختہ آبدوز کا نام "سعد" رکھا ہے۔

قدرتی آفات

خلاصہ

پرانے زمانے میں قدرتی آفات کی شکل زیادہ تر وبائی امراض ہوا کرتی تھیں، جن کی وجہ سے شہر کے شہر ویران ہو جاتے تھے۔ طاعون، ہیضہ اور ملیریا جیسی بیماریوں سے لاکھوں انسان لقمہ اجل بن جاتے تھے۔ اگرچہ موجودہ دور میں سائنس کی ترقی کی بدولت ان بیماریوں پر کافی حد تک قابو پا لیا گیا ہے، مگر زلزلے، سیلاب اور طوفان جیسی اچانک آنے والی آفتیں آج بھی انسانیت کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔

زلزلہ ایک ایسی قدرتی آفت ہے جس کی پیش گوئی سائنسی ترقی کے باوجود ممکن نہیں ہو سکی۔ تاریخ میں کئی خوفناک زلزلے آئے ہیں؛ مثلاً 1960ء میں چلی میں 9.6 کی شدت کا زلزلہ اور 1556ء میں چین کا مہلک ترین زلزلہ۔ برصغیر میں 1935ء کا کوئٹہ زلزلہ (60 ہزار اموات) اور 8 اکتوبر 2005ء کو آزاد کشمیر اور ملحقہ علاقوں کا 7.6 شدت کا زلزلہ (90 ہزار اموات) انتہائی تباہ کن ثابت ہوئے۔

زلزلے کی طرح سیلاب بھی انسانوں کے لیے بہت خوفناک ثابت ہوتے ہیں، جن میں ہزاروں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ 2010ء میں پاکستان میں آنے والے شدید سیلاب نے پورے ملک کو متاثر کیا تھا۔ سیلاب کی بڑی وجوہات میں بہت زیادہ بارشیں اور گلیشیئرز کا پگھلنا شامل ہے۔ اگر ہم دریاؤں پر ڈیم یا بیراج بنا لیں تو نہ صرف تباہی سے بچا جا سکتا ہے بلکہ پانی کو زراعت کے لیے بھی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

فی الحال دنیا میں ایسی کوئی مشین نہیں جو زلزلے کی پیشگی اطلاع دے سکے، البتہ انسان نے زلزلہ پروف عمارتیں بنانا سیکھ لی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی پر مزید کام کیا جائے اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کی جائے تاکہ جانی و مالی نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے اور ملک کی معیشت مستحکم رہے۔

میجر شبیر شریف شہید

خلاصہ

میجر شبیر شریف 1971ء کی جنگ میں سلیمانکی کے محاذ پر تعینات تھے۔ 3 دسمبر کی شام انہوں نے 6 ایف ایف رجمنٹ کے ساتھ دشمن کے علاقے پر زوردار حملہ کیا۔ وہ انتہائی دلیری کے ساتھ بارودی سرنگوں والے علاقے سے گزرے اور حفاظتی نہر عبور کرکے دشمن کی اہم پوزیشنوں پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے وہاں موجود دشمن کے بنکروں کا صفایا کیا اور اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

دشمن نے اپنا کھویا ہوا علاقہ واپس لینے کے لیے رات بھر ٹینکوں اور فوج کے ساتھ شدید جوابی حملے کیے، لیکن میجر شبیر شریف پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے اور دشمن کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا۔ اس شدید لڑائی میں انہوں نے دشمن کے 43 فوجیوں کو ہلاک کیا اور ان کے 4 ٹینک بھی تباہ کر دیے۔

6 دسمبر کی صبح دشمن کے ایک کمپنی کمانڈر (میجر نارائن سنگھ) نے انہیں لڑائی کا چیلنج دیا، جسے قبول کرتے ہوئے میجر شبیر شریف نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور اسے ہلاک کر دیا۔ اسی روز دوپہر کے وقت جب وہ دشمن کے ٹینکوں کو نشانہ بنا رہے تھے، دشمن کے ٹینک کا ایک گولہ انہیں لگا اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔ ان کی اس لازوال قربانی اور بہادری پر حکومتِ پاکستان نے انہیں فوج کے سب سے بڑے اعزاز "نشانِ حیدر" سے نوازا۔

پاکستان کی تہذیب وثقافت

خلاصہ

پاکستان تہذیب وثقافت کے لحاظ سے ایک رنگارنگ ملک ہے جس کے چاروں صوبوں کی اپنی الگ پہچان، زبان، رسم ورواج اور کھانے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کے لباس اور روایات صدیوں پرانی تاریخ کی امین ہیں۔ پاکستان میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ اور عیسائی بھی بڑی تعداد میں آباد ہیں، اس لیے یہاں مختلف مذاہب کے تہوار جوش وخروش سے منائے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کے تہواروں میں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، عید میلادالنبی ﷺ، شب برات اور یوم عاشورہ نمایاں ہیں۔ عیدالفطر یکم شوال کو رمضان کے روزوں کے انعام کے طور پر منائی جاتی ہے جس میں لوگ نماز پڑھتے، گلے ملتے اور سویاں کھاتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی یاد میں منائی جاتی ہے جس میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف اقلیتیں بھی اپنے تہوار جیسے دیوالی، ہولی، کرسمس، ایسٹر اور بیساکھی آزادی سے مناتی ہیں۔

ثقافتی میلوں میں اسلام آباد کا "لوک ورثہ میلہ" بہت مشہور ہے جو اکتوبر میں منعقد ہوتا ہے اور جہاں ملک بھر کے ہنرمند اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کھیلوں کے حوالے سے شندور کے مقام پر دنیا کے سب سے اونچے پولو گراؤنڈ میں ہر سال جولائی میں پولو میچ کھیلے جاتے ہیں۔ پنجاب میں "میلہ چراغاں" اور "میلہ مویشیاں" لگتے ہیں جن میں جانوروں کی نمائش اور نیزہ بازی جیسے مقابلے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنتے ہیں۔

ہاکی

خلاصہ

مشہور کہاوت ہے کہ "صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے"، اور کھیل جسم کو چست و توانا رکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے جو یہاں بڑے شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ دنیا میں ہاکی کی دو اقسام ہیں: برفانی علاقوں کی "آئس ہاکی" اور میدان میں کھیلی جانے والی "فیلڈ ہاکی"۔ جدید ہاکی کا آغاز برطانیہ سے ہوا تھا۔

ہاکی کی ٹیم 11 کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کا میدان 100 گز لمبا اور 60 گز چوڑا ہوتا ہے، جبکہ گول پوسٹ کی اونچائی 7 فٹ ہوتی ہے۔ گول کے سامنے ڈی (D) شکل کا شوٹنگ سرکل بنا ہوتا ہے۔ یہ کھیل 70 منٹ کا ہوتا ہے جو 35، 35 منٹ کے دو ہاف میں تقسیم ہوتا ہے۔ اب چمڑے کی گیند کی جگہ پلاسٹک کی گیند اور گھاس کی جگہ "ایسٹرو ٹرف" استعمال ہوتی ہے۔

پاکستان نے ہاکی کی دنیا میں بے پناہ نام کمایا ہے۔ اولمپکس میں ہاکی 1908ء میں شامل ہوئی اور پاکستان نے اس میں 3 گولڈ میڈل (1960، 1968، 1984)، 3 سلور اور 2 برونز میڈل جیتے۔ اس کے علاوہ پاکستان 4 بار ورلڈ کپ اور 3 بار چیمپئنز ٹرافی کا فاتح رہا ہے۔ اصلاح الدین، سمیع اللہ، اور حسن سردار جیسے کھلاڑیوں نے اس کھیل کو بام عروج تک پہنچایا۔ اگر حکومتی سرپرستی حاصل ہو تو پاکستان اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔

قدرتی ماحول

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے شمار قدرتی نعمتوں سے نوازا ہے، جن میں سب سے اہم یہاں کے چاروں موسم ہیں۔ پاکستان کی جغرافیائی ساخت بہت متنوع ہے؛ یہاں کہیں بلند و بالا پہاڑ ہیں، کہیں سر سبز میدان، اور کہیں سمندر اور ریگستان موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر طرح کا موسم پایا جاتا ہے۔

پاکستان میں "موسم گرما" اپریل سے ستمبر تک جاری رہتا ہے۔ مئی اور جون میں شدید گرمی پڑتی ہے اور "لو" چلتی ہے۔ اس کے بعد جولائی سے ستمبر تک "مون سون" کا موسم آتا ہے، جس میں بارشیں گرمی کا زور توڑ دیتی ہیں۔ برسات کے بعد ستمبر کے آخر میں موسم بدلنا شروع ہوتا ہے اور سردیوں کی آمد ہوتی ہے۔

"موسم سرما" نومبر سے فروری تک رہتا ہے۔ دسمبر اور جنوری میں شدید سردی ہوتی ہے، میدانی علاقوں میں دھند چھاتی ہے اور پہاڑوں پر برف باری ہوتی ہے۔ ان دنوں لوگ گرم کپڑے پہنتے ہیں اور خشک میوہ جات کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد فروری کے وسط سے اپریل تک "موسم بہار" رہتا ہے، جو سب سے خوشگوار موسم ہے، جس میں ہر طرف پھول کھلتے ہیں اور قدرت کا حسن عروج پر ہوتا ہے۔

خواتین کا احترام اور مقام

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے اور مرد و زن کے لیے الگ الگ حقوق اور ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ اسلام سے قبل زمانہ جہالت میں عورت کا کوئی مقام نہیں تھا اور بیٹی کی پیدائش پر اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے ان اندھیروں کو ختم کر کے عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے روپ میں عزت اور احترام کا بلند مقام عطا کیا۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواتین کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا۔ آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے اور اپنی چادر بچھا دیتے۔ حدیث پاک میں بیٹی کی پرورش کرنے اور اسے حقیر نہ جاننے والے کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بھی خواتین کے لیے مشعل راہ ہیں۔

آج کی پاکستانی خواتین بھی تعلیم، طب، انجینئرنگ اور دیگر شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں۔ مریم مختار شہید، پاکستان کی پہلی خاتون پائلٹ، جنہوں نے فرض کی ادائیگی کے دوران جام شہادت نوش کیا، اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ پاکستانی خواتین بہادر اور قابل ہیں۔ حکومت بھی خواتین کے حقوق اور تحفظ کے لیے کوشاں ہے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت اور باوقار زندگی گزار سکیں۔

کرپشن: ایک سماجی برائی

خلاصہ

لفظ "کرپشن" انگریزی زبان سے ہے جس کا مطلب بگاڑ یا بد دیانتی ہے، اور اردو میں اسے "بدعنوانی" کہا جاتا ہے۔ اس کا وسیع مفہوم یہ ہے کہ اپنے عہدے، طاقت یا اختیار کا غلط استعمال کر کے ذاتی فائدہ حاصل کرنا یا دوسروں کا حق مارنا۔ یہ ایک ایسی مہلک بیماری ہے جو معاشرے کے سکون کو برباد کر دیتی ہے اور انصاف و میرٹ کا قتل کرتی ہے۔

جب معاشرے میں کرپشن عام ہو جاتی ہے تو حقدار کو اس کا حق نہیں ملتا اور نااہل لوگ رشوت یا سفارش (اقربا پروری) کے ذریعے آگے آ جاتے ہیں۔ رشوت لینا اور دینا دونوں ہی بہت بڑے گناہ ہیں اور یہ عمل معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ سرکاری اداروں میں کام نکلوانے کے لیے پیسے دینا یا اثر و رسوخ استعمال کرنا غریب آدمی کی حق تلفی کا باعث بنتا ہے۔

کرپشن کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد اپنا احتساب کرے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خود دیانت داری سے کام کریں اور اس برائی کے خلاف آواز اٹھائیں تاکہ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے اور معاشرے میں خوشحالی اور انصاف کا بول بالا ہو۔